سوال

(651) علمائے راسخین سے چند سوال کے جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے راسخین سے چند سوال کے جواب

اخبار اہلحدیث نمبر 43 جلد 12 میں حکیم محمد سجاد و صاحب کے چند سوال بغرض جواب چھپے ہیں جن کے جواب عرض ہیں۔

1) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علمائے مورخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے۔ کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اور وہی وفات پائی مفصل اور مدلل تحریر فرما دیں۔

میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی کلمتہ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے۔

یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہیے انتہی بلفظہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

در حقیقت دو سوال ہیں پہلے سوال کا جواب یہ ہے بلا شبہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں جبراً مع اعوان کے شہید کئے گئے تھے اس پر تمام محدثین و علماء مورخین اہلحدیث کا اتفاق ہے اور کہیں تجارت کے لئے نہیں گئے تھے کہ ان کی وفات وہاں پر ہوئی یہ سب چانڈو خانہ کی گپیں ہیں۔ جو ثبوت سب سے مستند اور صحیح اور تاریخی حیثیت سے بھی سب سے اعلیٰ ہے اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہے وہ کون ثبوت فن حدیث دفن رجال ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں بلکہ کا الشمس فی النہار ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئاً قال انس رضی اللہ عنہ فقلت واللہ انہ کان اشبھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ

''یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا (یہی فوج کا سردار تھا اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ تو عبید اللہ بن زیاد آپ کے حسن میں کچھ کلام کرنے لگا اور اس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی تھی جس نے ٹھکرانے لگا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں کہا خدا کی قسم حسین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے'' ان کے سر میں دسمہ لگا ہوا تھا یعنی بحالت شہادت جس وقت سر لایا گیا دسمہ سے خضاب کیا ہوا تھا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر کوفہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بعد قتل کے لایا گیا تھا اور

حضرت انسؓر ضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں موجودتھے اسی وقت کا یہ قصہ ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

عن عبدالرحمن بن ابی انعم قال سمعت عبداللہ بن عمر رسالہ عن المحرم قال شعبۃ احسبہ قتل الذباب قال اہل العراق یسئونی عن القتل الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم ہما ریحانتی من الدنیا

''عبدالرحمن بن ابی نعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے بیٹے عبداللہ سے کسی نے محرم کے بارے میں مسئلہ پوچھا کہ محرم مکھی مار سکتا ہے یا مکھی مارے تو اس کا کیا کفارہ ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعجب سے فرمایا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر ڈالا جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں۔'' خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے۔

استشہد بکربلا من ارض العراق یوم عاشوراء یوم الجمعۃ سنۃ احد وستین بکربلا من ارض العراق فیما بین الکوفۃ واحۃ قتلہ سنان بن انس او شمر زي الجوشن

اسی طرح جس قدر فن رجال کی کتابیں ہیں خواہ بسیط ہوں یا قصیر ہوں جہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے بالاتفاق یہی مضمون لکھا ہے تہزیب الکمال تہزیب التہذیب کاشف معنی وغیرہ وغیرہ اگر فن رجال کی کتابوں کو غیر معتبر کہا جائے تو بالکل امن ہی جاتا رہے گا یہ چند عبارتیں بطور اختصار نقل کر دی ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقتول ہونا شہادت ہے اور بلا شبہ شہادت ہے جیسا کہ فاضل ایڈیٹر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اس پر تمام محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے کیوں کہ شہید کی تعریف یہ ہے

وہو سلم طاہر بالغ قتل ظلما ولم یجب بہ مال ولم یرقث

اگرچہ یہ تعریف اس شہد کی کی گئی ہے جس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی جس کی وجہ سے اس میں قیود بہت بڑھائے گئے ہیں مگر پھر بھی آپ پر یہ تعریف صادق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بے انتہاء ظلم کیا گیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے بلکہ اعوان انصار کو چھوڑو بچوں اور مستورات پر اس قدر ظلم کیا گیا، کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ان پر بھی دانہ پانی بند کر دیا گیا اور یہ کوئی جنگ نہ تھی چہ جائے ملکی جنگ کہاں چند کس کہاں فوج صرف اس بعیت کا انکار تھا جو قیصر اور کسریٰ کی سنت پر کی گئی تھی اور اس انکار میں کوئی خصوصیت امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی نہ تھی بلکہ بہت سے صحابہ رضوان للہ عنہم اجمعین اس جرم میں شہد کیے گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی جرم میں داغا کیا گیا تھا دیکھو واقعہ حرہ سائل نے لکھا ہے غایت یہ کہ شہادت شہادت صغریٰ ہے لیکن سائل نے شہادت صغریٰ کی تعریف نہیں لکھی کہ اس پر غور کیا جائے بلا شبہ امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصداعلائے کلمۃ اللہ ہی تھا اسی بناء پر اس بعیت سے انکار کیا تھا جو ایک فاسق مجاہر کے ہاتھ پر بمع سنت کسریٰ و قیصر ہوئی تھی اسی بناء پر تمام صحابہ رضوان للہ عنہم اجمعین نے انکار کر دیا تھا بلا شبہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت طلحہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادتیں شہادت میں پش کی جا سکتی ہیں واللہ اعلم۔

فرعون نے جو ڈوبتے وقت آیت امنت برب ہارون وموسیٰ کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعا مقبول ہے کہ نہیں میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور وہ قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہذا اس کا ایمان مقبول ہے اس کا جواب خود قرآن مجید میں موجود ہے ایڈیٹر)

حضرت سائلین کو سوال کرنے کے وقت کیا کچھ غور کر لینا کوئی جرم ہے ایسے سوالات سے عوام کے خیالات میں تشویش پیدا ہوتی ہے بالخصوص جب کہ سائل عربی جانتے ہوں تو ضرور اس طرح بے نکا (1) سوال کرنا ان کے لئے مناسب نہیں قرآن مجید میں فرعون کے بارے میں نص موجود ہے؛۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿98﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿99﴾ سورة ہود

دوسری جگہ فرمایا آیت- وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ٤٦ سورة غافر

اس طرح کے نصوص تمام قرآن میں موجود ہیں جن سے فرعون یا فرعون کا جہنمی ہونا یا معلون ہونا ظاہر ہے۔ پھر اس کے ایمان کو مالم یغرغر سے مقبول کہنا ابوالعجبی ہے آپ نے جلدی میں جس لفظ کی وجہ سے اس کا ایمان مقبول بتایا ہے۔ اس پر غور نہیں کیا۔ کلام اللہ میں ہے۔ آیت حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ ٩٠ سورة یونس اور ایک غرقاب سے غرقاب کا اسے تھام لینا ہے غرق نے اسی وقت تھا ما جب دوچار غوتے کھا چکا اور یقین ہلاکت ہوگیا اور دوسرے عالم کا نقشہ سامنے ہوگیا اور غرغر سے بھی یہی مطلب ہے کہ یقین ہلاکت ہوجائے اور دوسرے عالم کے نقشے سامنے ہوجائیں نہ کہ صرف سانس اکھڑنا افسوس کہ آپ نے قرآن کے کھلے الفاظ کے باوجود بھی اپنے نزدیک فرعون کا ایمان قبول کرلیا خدا کرے کہیں ایسی وسعت مقبولیت کو علمائے زمانہ موجودہ کے نزدیک بھی حاصل ہوجائے تو بہترے لوگوں کو نجات مل جائے۔

1۔ اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ بھی مناسب نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص630

محدث فتویٰ